ہاتھ بڑھاتا تھا جس پر مغیرہ بن شعبہ مشہور صحابی سخت برافروختہ ہو ہو جاتے تھے یہانتک کہ لکھا ہے نعل شمشیر خود را بردست عروہ زدہ میگفت دست خود رانگہ دار واز حد ادب تجاوز مکن صت ۲۷۸ مدارج النبوۃ جلد ۲ ممکن ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے ہی عروہ کو فحش گالی بھی دیدی ہو۔ لیکن دونوں صاحبوں کے بارے میں اصل قابلِ غور یہ بات ہے کہ انکی اس تادیب و تہدید یا بخیال معترض اس بد تہذیبی پر آنحضرت صلعم نے بھی اعتراض فرمایا تھا یا نہ اگر آپ کی پاک ذات سے اپنے دو صحابیوں کے فعل پر کوئی مخالفت مروی نہیں ہے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بھی اسکو روا اور جائز خیال فرمایا تھا پھر آج شیعوں کا کوئی حق نہیں کہ تیرہ سو برس کے بعد صحابہ کرام کے ایک ایسے فعل پر جو اس موصوف "لعلیٰ خلق عظیم" معلم الٰہی کے حضور میں سرزد ہوا۔ اور اسکو جائز رکھا گیا۔ نکتہ چینی کریں والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی احمدی نسکاریو

احادیث تشیع

شیعہ کی ایمانداری کا یہ نقشہ ہے جس سے احادیث امامیہ کی صحت اور عظمت کی حقیقت معلوم ہوتی ہے

(۱) قال سئلت الرضاء علیہ السلام فقلت انی لا القاک فی کل وقت فمن اخذ معالم دینی قال خذ عن یونس بن عبد الرحمٰن صت ۳۰۱ رجال) ترجمہ راوی جو حضرت امام رضاء علیہ السلام کا مرید اور انکا وکیل تھا انسے سوال کرتا ہے کہ میں ہر وقت آپ سے نہیں مل سکتا ہوں پس میں اپنے دینی علوم کس سے دریافت کروں فرمایا امام ؑ نے کہ یونس ؑ بن عبد الرحمٰن سے دریافت کیا کرو۔

(۲) محمد بن یونس ؑ ان الرضاء علیہ السلام ضمن لیونس الجنۃ ثلث مرات صت ۳۰۱ رجال) ترجمہ محمد بن یونس سے روایت ہے کہ تحقیق امام رضا علیہ السلام یونس

بن عبدالرحمٰن کے لئے جنت کے ضامن ہوئے تھے اور تین مرتبہ انہوں نے ایسا فرمایا تھا کہ میں یونس کے لئے جنت کا ضامن ہوں

(۳) قال سمعت الفضل بن شاذان یقول ما نشاء فی الاسلام رجل من سائر الناس کان افقہ من سلمان الفارسی ولا نشاء رجل بعدہ افقہ من یونس بن عبدالرحمٰن صلہ ۳ رجال) ترجمہ راوی کہتا ہے کہ میں نے فضل بن شاذان کو کہتے سنا ہے کہ اسلام میں تمام لوگوں سے ایسا کوئی آدمی نہیں پیدا ہوا جو افقہ ہو سلمان فارسی سے اور بعد اسکے تمام لوگوں سے افقہ یونس بن عبدالرحمٰن تھا اسکے مساوی کا کوئی فقیہ لوگوں میں نہیں گزرا ہے

(۴) سمعت الفضل بن شاذان یقول حج یونس بن عبدالرحمٰن اربعا و خمسین حجۃ واعتمر اربعا وخمسین عمرۃ الف الف جلد ارداً علی المخالفین ویقال انتہی علم الائمۃ علیہ السلام الی اربعۃ نفر اولہم سلمان الفارسی والثانی جابر والثالث السید والرابع یونس بن عبدالرحمٰن الخ ص ۳۰۲ رجال)

(ترجمہ) راوی کہتا ہے جو خود بھی ثقہ ہے کہ میں نے فضل بن شاذان کو کہتے سنا کہ یونس بن عبدالرحمٰن نے چار اور پچاس حج کئے تھے۔ اور اسقدر عمرہ بجا لایا ہوا تھا۔ اور ہزار ہزار جلد کتابیں مخالفین ائمہ کے رد میں لکھی تھیں اور ائمہ اہلبیتؑ کا علم ان چار شخصوں پر منتہی ہو گیا ہے سلمان فارسی، جابر، سید۔ اور چوتھا یونس بن عبدالرحمٰن ہے

(۵) قال سئلت امام جعفر علیہ السلام عن یونس قال رحمہ اللہ (ص ۳۰۲)

(ترجمہ حضرت امام جعفر علیہ السلام سے یونس کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا اللہ تعالےٰ اسپر رحم کرے

(۶) قال قلت لابی الحسن الرضاء علیھم السلام جعلت فداک انی لا اکاد اصل الیک اسألک عن کل ما احتاج الیہ من معالم دینی افیونسؑ بن

عبد الرحمٰن ثقة اخذ عنه ما احتاج الیه من معالم دینی فقال نعم
(ص۳۰۵ رجال کشی) راوی کہتا ہے کہ مینے ابی الحسن الرضاء علیہم السلام سے کہا کہ میں تمہارے
فدا ہو جاؤں میں ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا ہوں کہ اپنی دینی علوم کو
جنکا میں محتاج ہوتا ہوں آپ سے دریافت کروں۔ پس آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں
یونس بن عبد الرحمٰن سے اپنی مایحتاج علوم دین کو پوچھ لیا کروں اور آیا وہ ثقہ ہے امام ع
نے فرمایا۔ کہ ہاں اس سے پوچھ لیا کر

(۷) قال اخبرنی یونس ان ابا الحسن علیہ السلام ضمن لی الجنة من النار
ص۳۰۵ رجال) ترجمہ۔ راوی کہتا ہے کہ مجھکو خود یونس نے خبر دی ہے کہ تحقیق ابا الحسن ع
میرے لئے جنت کے ضامن ہو چکے ہیں۔ اور دوزخ سے نجات دلانے کے بھی ضامن ہو چکے ہیں

(۸) اسی یونس بن عبد الرحمٰن صاحب کا حال سنئے کہ یہ کیسے بزرگ ہیں۔ عن محمد بن عیسیٰ
القمی قال توجهت الی ابی الحسن الرضاء علیہ السلام قال اسئله عن هذه
المسئلة قل له خلقت الجنة بعد فانی ازعم انها لم یخلق قال فدخلت علی
ابی الحسن ع فجلست عنده فقلت له ان یونس اودعنی الیک رسالة قال وما هی
قلت قال اخبرنی عن الجنة خلقت بعد فانی ازعم انها لم تخلق فقال
کذب فاین جنة ادم ص۳۰۶ رجال کشی) ترجمہ۔ محمد بن عیسیٰ قمی کہتا ہے کہ میں ابی الحسن
رضاء علیہم السلام کے طرف جانیوالا تھا۔ راستہ میں یونس بن عبد الرحمٰن ملا مجھکو کہا کہ امام
صاحب سے یہ مسئلہ بھی پوچھنا کہ آیا جنت بعد میں پیدا کی جاوےگی کیونکہ میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے جنت کو ابھی تک نہیں پیدا کیا ہے۔ پھر قمی کہتا ہے کہ میں امام صاحب کے پاس جاکر
ٹھہر گیا اور حقیقت عرض کی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یونس بن عبد الرحمٰن جھوٹ کہتا
ہے یہ جو آدم کی جنت ہے یہ کہاں ہے یہی تو جنت ہے جو مخلوق ہو چکی ہے

(۹) عن ابن سنان۔ قال قلت لابی الحسنؑ ان یونس یقول ان الجنت والنار لم یخلقا فقال مالہ لعنہ اللہ واین جنت آدم ص۳۰۶ رجال کسی) ترجمہ۔ ابن سنان راوی کہتا ہے کہ مینے ابی الحسن رضا علیہ السلام کو کہا۔ کہ یونس کہتا ہے۔ دوزخ اور جنت ابھی پیدا نہیں کئے گئے ہیں امام نے فرمایا اسکو کیا ہو گیا لعنت ہو اللہ تعالے کی اسپر یہ جو آدم کی جنت ہے اور یہ تو پیدا شدہ ہے

(۱۰) قال حدثنی محمد بن احمد عن بعض اصحابنا عن عبد اللہ بن محمد الحجال قال لکنت عند الرضاء ومعہ کتاب یقرئہ فی بابہ حتی ضرب بہ الارض فقال کتاب ولد الزنا للزانیۃ فکان کتاب یونسؑ (ص۳۰۸ رجال کشی) (ترجمہ) راوی کہتا ہے۔ ہم امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انکے پاس کتاب تھی اسکے ایک باب کو پڑھا۔ پھر اسکے ساتھ زمین کو ٹھکورنے لگے اور کہا کہ یہ ولد الزنا (حرامی) کی کتاب ہے جس کی والدہ بھی زنا کار تھی۔ اور وہ یونس کی کتاب تھی

(۱۱) قال یونس بن عبد الرحمٰن کتبت الیٰ ابی الحسن الرضا علیہ السلام سالتہٗ عن آدم ھل فیہ من جوھریتہ الرب شیی قال فکتب الیّ جواب کتابی لیس صاحب ھٰذہ المسئلۃ علیٰ من السنۃ زندیق ص۳۰۸ رجال کسی) ترجمہ) کہا یونس بن عبد الرحمٰن نے کہ مینے ابی الحسن رضا علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور مینے اُس سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ آیا آدم میں خدا اور رب کی جوہرت سے کچھ چیز ہے اور امام صاحب نے میرے خط کا جواب لکھا کہ اس مسئلہ کا دریافت کرنیوالا سنت نبوی سے کسی چیز پر نہیں بلکہ وہ زندیق ہے۔ حدیث نمبر ۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یونسؑ کا خیال ہے کہ جنت ابھی موجود نہیں ہے اور امام صاحب کہتے ہیں کہ جنت موجود ہے۔ اور مخلوق شدہ ہے اور وہی آدم والا جنت ہے حال کی تحقیقات سے حضرت امامنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم سے ثابت کر دیا ہے کہ فی الواقعہ

جنت موجود نہیں اور جنت ہر ایک مومن کی اسکے اعمال سے بنیگی اور آدم کا جنت ادرہے جو شام میں عدن کے قریب تھا اور وہ ایک باغ تھا۔ اس صورت میں تو یونس زیادہ عقلمند اور سلیم الرائے پایا جاتا ہے بمقابلہ متشیعین کے امام صاحب کے (باقی آیندہ)

(نذر علی از پشاور)

یاد حبیب

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب

اے چشمۂ علم و ہدا اے صاحب فہم و ذکا | اے نیکدل اے باصفا اے پاک طینت باحیا
اے مقتدا اے پیشوا۔ اے میرزا اے رہنما | اے مجتبےٰ اے مصطفےٰ اے نائب رب الوریٰ

کچھ یاد تو کیجے ذرا۔ ہم سے کوئی اقرار ہے

دیتے تھے تم ہر دم خبر۔ بندھتی تھی جس سے کمر | مٹ جائیگا سب شور و شر۔ ہوئیگی شیطان پر
پاؤگے تم فتح و ظفر۔ ہونگے تمہارے بحر و بر | آرام سے ہوگی بسر۔ ہوگا خدا مدنظر

واں تھے یہ وعدے بتر۔ یاں حالت ادبار ہے

ہر دل میں پر ہے بغض و کیں۔ ہر نفس شیطاں کے رہیں | جو ہو فدائے نور دیں۔ کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں۔ ہے کبر کا دیو لعیں | اکرم کو یاد آتی نہیں۔ درگاہ رب العالمین

بیجان ہے جان حزیں۔ حالت ہماری زار ہے

کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں | منہ سے تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں | مصلح ہیں پر بیکار ہیں۔ ہیں ڈاکٹر مرزا ہیں

حالات پر اسرار ہیں۔ دل مسکن افکار ہے

چھینے گئے ہیں ملک سب۔ باقی ہیں بس شام و عرب | پیچھے پڑا ہے انکے اب۔ دشمن لگائے تا نقب
ہم ہو رہے ہیں جاں بلب۔ بنتا نہیں کوئی سبب | ہیں منتظر اسکے کہ کب آئے ہمیں امداد رب

پیالہ بھرا ہے لب بہ لب ٹھوکر ہی اک درکار ہے